(دعوت اسلامی) دار الافتاء اہلسنت
—HALAL RESEARCH & ADVISORY COUNCIL—
مَجْلِسُ الْبَحْثِ وَالْاِسْتِشَارَةِ لِلْحَلَالِ

ریفرنس نمبر:NRL-0356 تاریخ:08-09-2025

ھیئربوٹوکس(Hair Botox)کرواناکیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہیئر بوٹوکس (Hair Botox) یہ کریم نما مرکب ہوتا ہے، جسے بالوں پر لیپ کر لگایا جاتا ہے، اور پھر کچھ دیر بعد دھو دیا جاتا ہے۔اور یہ تیل کی مثل بالوں کے خالی حصوں(Gaps) کو بھر کر، روکھے پن اور فریزنس(Freeznes) کو ختم کرکے انہیں ہموار، چمکدار اور صحت مند بناتا ہے۔اس میں عموماً یہ اجزاء شامل ہوتے ہیں:

(1) کیراٹین (Keratin): جو بھیڑوں وغیرہ جانوروں کی اون و بالوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔(2) کولیجن(Collagen):یہ جانوروں کی ہڈیوں اور جلد سے اخذ کیا جاتا ہے۔(3) وٹامنز(B5، E وغیرہ): انڈے کی زردی، مچھلی، پودوں، دالوں، گوشت وغیرہ سے اخذ کیے جاتے ہیں۔(4) اینٹی آکسیڈنٹس(Antioxidants):یہ زیادہ تر پودوں، سبزیوں، بیجوں اور پھلوں سے حاصل کیے جاتے ہیں، تاہم بعض اوقات یہ مچھلی یا جانوروں سے بھی نکالے جاتے ہیں۔(5) قدرتی تیل (Argan Oil, Coconut Oil): مختلف پودوں سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

اس تفصیل کے بعد یہ بتادیجیے کہ ہیئر بوٹوکس(hair Botox) کروانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں ہیئر بوٹوکس کا استعمال جائز ہے۔

تفصیل:

سوال میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق ہیئر بوٹوکس کی پروڈکٹ میں کیراٹین، کولیجن، وٹامنز، اینٹی آکسیڈنٹس اور قدرتی تیل شامل ہوتے ہیں۔ان اجزاء میں سے پودوں سے ماخوذ قدرتی تیلوں کی پاکی

واضح ہے جبکہ کیراٹین، کولیجن، وٹامنز، اینٹی آکسیڈنٹس کا حصول جس طرح پاک ذرائع، مثلاً: پودوں، مچھلی، انڈوں، مذبوحہ جانوروں سے ہوتا ہے، تو ایسے ہی ناپاک ذرائع، مثلاً: خنزیر یا مردار جانور کے ناپاک اعضاء سے بھی ممکن ہے۔ لہٰذا اگر کسی پروڈکٹ میں ان ذرائع میں سے کوئی ناپاک جز شامل ہو، تو اب اس پروڈکٹ کی ناپاکی کا حکم ہو گا، اور اگر سب اجزاء پاک ہوں تو پروڈکٹ کی پاکی کا حکم ہو گا۔ اور جہاں پاکی، ناپاکی کا کچھ معلوم نہ ہو، تو اب ایسی پروڈکٹ کا استعمال فتوے کی رو سے جائز ہی رہے گا اور اسے استعمال کرنے والا گنہگار نہیں کہلائے گا۔

کیونکہ شرعی اصول یہ ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت و طہارت ہے، تو جب تک کسی چیز میں کسی ناپاک چیز کی شمولیت کا یقینی علم نہ ہو، اس وقت تک اس چیز کے ناپاک ہونے کا حکم نہیں ہوتا، اور ایسے معاملات میں بلا دلیل و قرینہ کے پیدا ہونے والے شک و گمان کا اعتبار نہیں ہے۔ ہاں قرائن وغیرہ کی رو سے کسی ناپاک چیز کی ملاوٹ کا اندیشہ ہو، تو پھر تحقیق کا حکم ہوتا ہے۔ جبکہ سوال میں بیان کردہ صورت میں یہ کیفیت بھی نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی ہیئر بوٹوکس پروڈکٹ میں واقعی کوئی ناپاک جز شامل ہونے کا یقینی علم معتمد ذرائع سے حاصل ہو جائے، تو ایسی صورت میں ہیئر بوٹوکس کا استعمال جائز نہیں ہو گا کہ یہ خود کو بلاحاجت شرعی ناپاکی میں متلوث کرنا ہے، جس کی شرعاً ممانعت ہے۔

پودوں سے متعلق رد المحتار میں ہے: ”(قوله فيفهم منه حكم النبات) وهو الإباحة على المختار“ ترجمہ: (شارح کا قول: اس سے جڑی بوٹیوں کا حکم معلوم ہو جاتا ہے) یعنی راجح قول میں وہ مباح ہوں گی۔ **(ردالمحتار، جلد 06، صفحہ 460، دار الفکر، بیروت)**

کھال سے بیرونی انتفاع کے متعلق صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے: واللفظ للبخاری ”عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: " وجد النبي صلى الله عليه وسلم شاة ميتة، أعطيتها مولاة لميمونة من الصدقة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «هلا انتفعتم بجلدها؟» قالوا: إنها ميتة: قال: «إنما حرم أكلها»“ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مردار بکری ملی، جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی کو صدقہ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ صحابہ نے عرض کیا: یہ تو مردار ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا کھانا حرام کیا گیا ہے۔

(صحیح البخاري، جلد02، صفحہ128، دار طوق النجاۃ، بیروت)

اس کے تحت **مرقاۃ المفاتیح** میں ہے: "(فقال: " إنما حرم أكلها") : قال ابن الملك: أي أكل الميتة، وأما جلدها فيجوز دباغته، ويطهر بها حتى يجوز استعماله في الأشياء الرطبة والوضوء منه والصلاة معه وعليه، وفي شرح السنة فيه دليل لمن ذهب أي: أن ما عدا المأكول غير محرم الانتفاع كالشعر والسن والقرن، ونحوها" ترجمہ: فرمایا کہ (صرف اس کا کھانا حرام ہے)۔ ابن الملک نے کہا: یعنی مردار کا کھانا حرام ہے، اور جہاں تک اس کی کھال کا تعلق ہے، تو اسے دباغت کرنا، جائز ہے، اور اس کے ذریعے یہ پاک ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اس کا استعمال تر اشیاء میں، اس سے وضو کرنا اور اس کے ساتھ یا اس پر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔ شرح السنہ میں ہے: اس سے اس بات کی دلیل ملتی ہے کہ کھانے کے علاوہ نفع اٹھانا حرام نہیں ہے، جیسے بال، دانت، سینگ وغیرہ۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد02، صفحہ465، دار الفکر، بیروت)

جانوروں کے بالوں، ہڈیوں اور اون کے متعلق نور الایضاح اور اس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے: "وكل شيء لا يسري فيه الدم لا ينجس بالموت كالشعر والريش المجزوز والقرن والحافر والعظم ما لم يكن به دسم" ترجمہ: ہر وہ چیز جس میں خون نہیں بہتا، تو وہ موت سے نجس نہیں ہوتا، جیسا کہ بال، اترا ہوا پر اور سینگ اور کھر اور ہڈی جبکہ اس پر چکنائی نہ ہو۔

(نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحہ108، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جانوروں کی ہڈیوں کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "ہڈیاں ہر جانور یہاں تک کہ غیر ماکول و نامذبوح کی بھی مطلقاً پاک ہیں، جب تک ان پر ناپاک دسومت (چکنائی) نہ ہو، سوا خنزیر کے کہ نجس العین ہے۔" **(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ475، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

اشیاء میں اصل اباحت ہونے کے متعلق قرآن پاک میں ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی

﴿الْاَرْضِ جَمِیْعًا﴾ ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

(پارہ01، سورۃ البقرہ، آیت 29)

محض شک و ظن سے کسی چیز کی نجاست ثابت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: ”شریعت مطہرہ میں طہارت وحلت اصل ہیں اور ان کا ثبوت خود حاصل کہ اپنے اثبات میں کسی دلیل کا محتاج نہیں اور حرمت ونجاست عارضی کہ ان کے ثبوت کو دلیل خاص درکار اور محض شکوک وظنون سے اُن کا اثبات ناممکن کہ طہارت وحلت پر بوجہ اصالت جو یقین تھا اُس کا زوال بھی اس کے مثل یقین ہی سے متصور نرا ظن لاحق یقین سابق کے حکم کو رفع نہیں کرتا یہ شرع شریف کا ضابطہ عظیمہ ہے جس پر ہزارہا احکام متفرع۔“

(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 476-477، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اسی میں ہے: ”جب تک خاص اس شے میں جسے استعمال کرنا چاہتا ہے کوئی مظنہ قویہ حظر و ممانعت کا نہ پایا جائے تفتیش وتحقیقات کی بھی حاجت نہیں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد04، صفحہ 514، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بلا ضرورت شرعی پاک شے کو ناپاک کرنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے، جیسا کہ البحر الرائق میں ہے: ”أما تنجیس الطاھر فحرام“ ترجمہ: پاک شے کو ناپاک کرنا حرام ہے۔

(البحر الرائق، جلد01، صفحہ 99، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

اسی طرح فتاوی رضویہ میں ہے: ”بلا ضرورت پاک شے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد01، صفحہ 585، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

14 ربیع الاول 1447ھ/08 ستمبر 2025ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

فوڈز، ڈرنکس، کاسمیٹکس اور دیگر مصنوعات کی شرعی حیثیت جاننے کے لیے آپ حلال ریسرچ اینڈ ایڈوائزری کونسل کا وزٹ کر سکتے ہیں یا ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں

halal@daruliftaahlesunnat.net

ایڈریس: 171، E1 بلاک، جامع مسجد فیضان نوری رضوی جوہر ٹاؤن، لاہور پاکستان